اصلاح و دعوت

محمد ذکوان ندوی

رمضان: تجدید قرآن کا مہینا

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

زیر نظر شمارہ جب آپ تک پہنچے گا، خدا نے چاہا تو اُس وقت ماہ رمضان کے مبارک دور کا آغاز ہونے والا ہو گا۔ لہٰذا، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اِس تعلق سے ایک ضروری بات آپ تک پہنچا دی جائے۔

ماہ رمضان کی آمد پر عموماً لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ رمضان میں ہمارا معمول کیا ہونا چاہیے، یا ہم رمضان کا مہینا کس طرح گزاریں؟ اِس سوال کے جواب میں عرض ہے کہ ذکر و عبادت کے علاوہ، رمضان کا ''معمول'' اصلاً صرف ایک ہے، اور وہ ہے — خالی الذہن ہو کر قرآن مجید کی تلاوت اور اُس کا مسلسل مطالعہ۔ جو لوگ براہ راست قرآن کے مطالب کا ادراک نہ کر سکتے ہوں، اِس مقصد کے لیے وہ تلاوت کے ساتھ اپنی معلوم اور مادری زبان میں بار بار ترجمۂ قرآن کا گہرا مطالعہ کریں، وہ ایک مرتبہ بغور پورے قرآن کا ترجمہ ضرور پڑھیں۔

اِس مطالعے کا مقصد قرآن کا علمی مطالعہ نہیں، بلکہ اِس کا مقصد عمومی طور پر رمضان میں صرف ایک ہونا چاہیے، اور وہ ہے — تذکیر و احتساب، یعنی اپنے متعلق اِس حقیقت کو دریافت کرنے کی کوشش کرنا کہ میرے خالق کو خود ''مجھ'' سے کیا چیز مطلوب ہے اور عملاً ''میں'' کس حد تک اُس پر قائم ہوں!

واقعات بتاتے ہیں کہ قرآن کا یہ مطالعہ ان شاءاللہ، ہمارے لیے ایک اوورہالنگ کورس (Overhauling course) ثابت ہو گا۔ اِس طرح کا ایک ربانی تجربہ گویا اپنے آپ کو خدا کے رنگ (صِبغَۃُ اللّٰہ) میں رنگنے کی سعی مشکور کے ہم معنی ہے۔

علمی ذوق رکھنے والے افراد ماہ رمضان میں اِس مطالعے کے دوران یہ کر سکتے ہیں کہ وہ نئے پیدا شدہ سوالات، یا جو چیز اُن کے ذہن کو اسٹرائک (strike) کرے، اُسے نوٹ کر لیں اور بعد میں وہ اِن سوالات پر غور و فکر اور تحقیق کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اِس طریق مطالعہ کا فائدہ یہ ہوگا کہ پورے قرآن کا اصل پیغام خود خالق کی زبان میں آپ کے دل و دماغ پر نقش ہو جائے گا۔ اِس طرح آسانی کے ساتھ ایک کتاب ہدایت کی حیثیت سے قرآن کے ساتھ ہمارا زندہ تعلق قائم ہوگا، ہمارے فکر و عمل کی اصلاح ہوگی اور ہمارے لیے یہ ممکن ہو جائے گا کہ ہم قرآن کے زیر سایہ اپنی زندگی کا سفر طے کر سکیں۔

رمضان کا یہ خصوصی عمل خود قرآن سے معلوم ہوتا ہے۔ قرآن کی سورۂ بقرہ میں روزہ اور رمضان کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد ہوا ہے: ’شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ‘ (۲: ۱۸۵)، یعنی رمضان کا مہینا ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، لوگوں کے لیے رہنما بنا کر اور نہایت واضح دلائل کی صورت میں، جو سرتاسر ہدایت بھی ہے اور حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والا بھی۔ سو تم میں سے جو شخص اِس مہینے میں موجود ہو، اُسے چاہیے کہ وہ اِس ماہ کے روزے رکھے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اِس آیت میں رمضان اور کلام الٰہی کی اہمیت سے متعلق واضح اشارہ موجود ہے۔ روزہ اور قرآن کے اِس تعلق پر غور کیجیے تو ایک اہم حقیقت سامنے آتی ہے۔ وہ یہ کہ ذکر و عبادت کے دوسرے مراسم کے علاوہ، رمضان کی اصل عبادت قرآن مجید سے اپنے تعلق کی تجدید ہے، یعنی تلاوت اور تدبر کے ذریعے سے خدا کی ابدی رہنمائی کو سمجھنا اور اُس کو اپنی زندگی میں پوری طرح اختیار کر لینا۔

ایسی حالت میں یہ کہنا درست ہوگا کہ رمضان کی اصل عبادت اور اُس کا سب سے بڑا ''معمول'' قرآن کی تلاوت اور اُس پر تدبر ہے، یعنی روزہ دارانہ ماحول میں ہر طرح کے انتشار (distraction) سے بچ کر قرآن مجید کو پڑھنا، اُس پر غور و فکر کرنا اور اُس سے اپنے تعلق کی تجدید کا عہد کرنا۔ یہی رمضان کا اصل ’وظیفہ‘ ہے اور یہی رمضان کا اصل ’معمول‘ ——— خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو رمضان کو اِس طرح پائیں کہ وہ اُن کے لیے قرآن سے فکری اور عملی تجدید کا مبارک مہینا بن جائے۔

(کوالالمپور، ملیشیا ۳۰/ مارچ ۲۰۱۸ء)